سوال

نماز عشا کے بعد چار رکعات کی فضیلت

جواب

لحمد للہ.

ں :

س آتے تو چار رکعات پڑھتے تھے، اس بات کا ذکر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے، آپ کہتے ہیں کہ : "میں نے اپنی خالہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر میں رات گزاری، اس رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہی کے ہاں تھے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ی : (117)

میں معمولی کمزوری ہے- کے مطابق عشا کی نماز کے بعد یہ چار رکعات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی، چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ : "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز پڑھ کر میرے پاس آتے اور چار یا چھ رکعات ادا کرتے تھے"

د : (1303) نے اسے روایت کیا ہے لیکن البانی نے اسے ضعیف ابو داود (2/57) ...

-26/34)

لی سنت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے بعد چار رکعات پڑھا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ علمائے کرام کا عشا کی نماز کے بعد ان چار رکعات پر اتفاق ہے، چاہے ان چار رکعات کے بارے میں کوئی خاص حدیث ثابت ہے یا نہیں۔

ر "(1/441) -449

ئو" (2/96)-

م :

ن قولی یا عملی صورت میں وارد ہیں، اس بارے میں ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے "مصنف ابن ابی شیبہ" میں مستقل عنوان قائم کیا ہے : "باب ہے : عشا کے بعد چار رکعات کے بارے میں" اسی طرح مروزی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب : "قیام اللیل" میں خصوصی عنوان قائم کرتے ہوئے کہا ہے کہ : "باب ہے

ں گا(1

ر "(13-14 صفحہ : 130)، اور "المعجم الأوسط" (5/254) میں اس سند کے ساتھ ذکر کیا ہے : "حدثنا محمد بن الفضل السَقَطي، ثنا مَندى بن حَفص، ثنا اِسحاقُ الأزرق، ثنا أبو حنيفة، عن مُحارب بن دِثار، عن ابن عمر"

223

رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ : اس حدیث کو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صرف محارب بن دثار بیان کرتے ہیں اور محارب بن دثار سے صرف ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں، اسے اکیلے اسحاق بن ازرق روایت کرتے ہیں۔

راقی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

تہی

"طرح التثريب" (4/162)

ثی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

تہی

"مجمع الزوائد" (2/40)

نیز ایک جگہ یہ بھی کہا کہ :

تہی

"مجمع الزوائد" (2/231)

للہ امام طبرانی رحمہ اللہ کی گفتگو "اسے اکیلے اسحاق بن ازرق روایت کرتے ہیں" پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"اسحاق سے مراد ابن یوسف واسطی ہے؛ لیکن وہ ثقہ ہیں، لیکن ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے علاوہ اس کی سند کے دیگر راوی بھی معتمد ہیں؛ کیونکہ اہل علم نے ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ۔ ۔ ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ضعیف ہونے کے بارے میں اشارہ کرتے ہوئے حافظ ہیثمی نے حدیث کے بعد کہا : "اس کی

"سلسلة الأحاديث الضعيفة" (5060)

ں گا(2

ں (92/ ... طبرانی ... المعجم الكبير ... (11/437) ... بیہقی ... (2/671)-

ں کے بارے میں امام بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس روایت کو عبد اللہ بن فروخ مصری اکیلا بیان کرتا ہے"

نیز یہ سند ابو فروہ یزید بن سنان رہاوی کی وجہ سے ضعیف بھی ہے؛ علم حدیث کے ماہرین متفقہ طور پر اسے ضعیف کہتے ہیں۔

امام یحیی بن معین کہتے ہیں : "لیس بشیء" یعنی اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

تے ہیں : "متروک الحدیث" یعنی : اس کی احادیث کو چھوڑ دیا گیا تھا۔

ن عدی کہتے ہیں : " عامة حديثه غير محفوظ "اس کی اکثر احادیث محفوظ نہیں ہیں۔
ب"(11/336)

ند"(2/231) میں اور البانی رحمہ اللہ نے "سلسلہ احادیث ضعیفہ (5060) ...

(3
ط (3/141) ...

سند یحیی بن عقبہ بن ابو عیزار کی وجہ سے سخت ترین ضعیف ہے، اس کے بارے میں ابو حاتم کہتے ہیں : یہ احادیث گھڑتا تھا۔

کہتے ہیں : "یہ منکر الحدیث" ہے۔

ی کہتے ہیں : "یہ کذاب اور خبیث ہے"
ن"(8/464)

ز ہیثمی رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"اس حدیث کی سند میں یحیی بن عقبہ بن ابو عیزار ہے اور وہ سخت ضعیف راوی ہے"
انتہی
"مجمع الزوائد"(2/230)

بانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

یہ روایت سخت ضعیف ہے" انتہی
"سلسلہ احادیث ضعیفہ "حدیث نمبر : (5058-2739)

(4
ط"(6/254) میں اس سند سے بیان کیا ہے : "حدثنا محمد بن علی الصائغ، ثنا سعید بن منصور، ثنا ناهض بن سالم الباهلی، ثنا عمار أبو هاشم، عن الربیع بن لوط، عن عمه البراء بن عازب رضی اللہ عنہ"

ں روایت کو بیان کرنے کے بعد امام طبرانی کہتے ہیں :
اس حدیث کو ربیع بن لوط سے صرف عمار ابو ہاشم ہی بیان کرتے ہیں، اور ناهض بن سالم اسے بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔

ز ہیثمی رحمہ اللہ کہتے ہیں :
تہی
"مجمع الزوائد"(2/221)

ی طرح البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :
تہی
"سلسلہ احادیث ضعیفہ "حدیث نمبر : (5053)

5- یحیی بن ابی کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں : "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو سورۃ السجدہ اور سورۃ الملک پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا : ان دونوں سورتوں کی ہر ایک آیت دیگر سورتوں کی ستر آیات کے برابر ہے، اور جو کوئی انہیں عشا کے بعد پڑھے تو یہ پڑھنے والے کیلیے لیلۃ القدر میں پڑھنے کے برابر ہونگی"
ے"(3/382) میں معمر بن راشد کے واسطے سے یحیی بن ابی کثیر سے بیان کیا ہے، لیکن یہ روایت مرسل ہے، کیونکہ یحیی بن ابی کثیر چھوٹے تابعین میں شامل ہیں کیونکہ آپ کی وفات 132 ہجری میں ہوئی اب یہ نہیں معلوم کہ انہوں نے یہ روایت کس کے واسطے سے سنی ہے؟ یہ بات بالکل واضح ہے کہ

م :

ے میں صحابہ کرام اور تابعین سے مروی آثار درج ذیل ہیں :

1- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ : "جو شخص عشا کی نماز کے بعد چار رکعات ایک ہی سلام سے پڑھے تو یہ لیلۃ القدر میں چار رکعات کا قیام کرنے کے برابر ہونگی"
ے (2/127) ...

2- عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ : "جو شخص عشا کی نماز کے بعد چار رکعات پڑھے تو یہ لیلۃ القدر میں چار رکعات کا قیام کرنے کے برابر ہوں گی"
ے"(2/127) میں اس سند سے بیان کیا ہے : "حدثنا ابن إدريس، عن حصين، عن مجاهد، عن عبد الله بن عمرو"

سند کے بارے میں ہم یہ کہتے ہیں کہ : اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں، لیکن اس بات میں اختلاف ہے کہ کیا مجاہد نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی ہے یا نہیں؟
تاہم بردیجی رحمہ اللہ کہتے ہیں : مجاہد نے ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے روایت لی ہے، اور ایک موقف یہ بھی ہے کہ انہوں نے ان سے روایت نہیں لی۔
ب"(10/43)

3- عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ : "عشا کے بعد چار رکعات لیلۃ القدر میں چار رکعات ادا کرنے کے برابر ہوتی ہیں"
ے"(2/127) میں اس سند سے بیان کیا ہے : "حدثنا محمد بن فضيل، عن العلاء بن المسيب، عن عبد الرحمن بن الأسود، عن أبيه، عن عائشة"

ں سند کے تمام راوی ثقہ ہیں، لیکن علاء بن مسیب کے اساتذہ میں عبد الرحمن بن اسود کا تذکرہ ہمیں کہیں نہیں ملا۔

4- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ : "جس شخص نے عشا کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعات ادا کیں تو وہ اس کیلیے لیلۃ القدر میں چار رکعات ادا کرنے کے برابر ہوں گی"
ر"(1/292) میں اپنے شیخ امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے اس کی بقیہ سند یوں ہے : "حدثنا الحارث بن زياد أو محارب بن دثار – شک محمد بن حسن کی طرف سے ہے – عن ابن عمر"

اور تردد پائے جانے کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ حارث بن زیادہ کے حالات زندگی ہمیں کہیں نہیں ملے، تاہم حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

تہی

"الاِیثار بمعرفۃ رواۃ الآثار" (ص/57)

5-کعب بن ماتع المعروف کعب الاحبار کہتے ہیں : "جس شخص نے عشا کے بعد چار رکعات اچھی طرح رکوع و سجود کے ساتھ ادا کیں تو وہ اس کیلیے لیلۃ القدر میں چار رکعات ادا کرنے کے برابر ہوں گی"

متعدد سندوں سے مروی ہے، ہم طوالت کے خوف سے سب سندیں بیان نہیں کرینگے، تاہم انہیں بیان کرنے والوں میں ابن ابی شیبہ، امام نسائی، دارقطنی، اور بیہقی وغیرہ شامل ہیں۔

ۂ البانی رحمہ اللہ اس روایت کی ایک سند کے بارے میں کہتے ہیں :

تہی

"سلسلہ احادیث ضعیفہ" (5053)

6-یسرہ اور زاذان کہتے ہیں کہ : "آپ ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے اور دو رکعات ظہر کے بعد، دو رکعات مغرب کے بعد، چار رکعات عشا کے بعد اور دو رکعات فجر سے پہلے"

روایت مجھے اسی طرح صحابی کا نام ذکر کیے بغیر ملی ہے، لیکن قوی احتمال ہے کہ یہ علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کا عمل ہے، کیونکہ یسرہ علی رضی اللہ عنہ سے ہی روایات بیان کرتے ہیں۔

ہ" (2/19) میں اس سند سے بیان کیا ہے : "حدثنا أبو الأحوص، عن عطاء بن السائب"

7-عبد الرحمن بن اسود کہتے ہیں کہ : "جس شخص نے عشا کے بعد چار رکعات ادا کیں تو وہ اس کیلیے لیلۃ القدر میں چار رکعات ادا کرنے کے برابر ہو جائے گی"

ہ" (2/19) میں اس سند سے بیان کیا ہے : "حدثنا الفضل بن دكين، عن بكير بن عامر، عن عبد الرحمن"

8-عمران بن خالد خزاعی کہتے ہیں کہ : "میں عطاء کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ان کے پاس ایک آدمی نے آکر کہا : "ابو محمد! [عطاء کی کنیت] طاؤس کا کہنا ہے کہ : جس شخص نے عشا پڑھنے کے بعد دو رکعات ادا کیں اور پہلی میں سورہ سجدہ پڑھی اور دوسری میں سورۃ الملک تو وہ اس کیلیے لیلۃ القدر میں قیام کرنے کے

ء" (4/6) میں اس سند کے ساتھ بیان کیا ہے : "حدثنا عمر بن أحمد بن عمر القاضي، ثنا عبد الله بن زيدان، ثنا أحمد بن حازم، ثنا عون بن سلام، ثنا جابر بن منصور أخو إسحاق بن منصور السلولي، عن عمران بن خالد"

9-قاسم بن ابو ایوب کہتے ہیں کہ : "سعید بن جبیر رحمہ اللہ عشا کی نماز کے بعد چار رکعات پڑھا کرتے تھے، جب میں ان سے گھر میں بات کرتا تو مجھ سے بات نہ کرتے"

ۃ" (1/167) میں اس سند سے بیان کیا ہے : "حدثنا يحيى، ثنا عباد بن العوام، عن حصين، عن القاسم"

10-مجاہد کہتے ہیں : "عشا کے بعد چار رکعات لیلۃ القدر میں چار رکعات ادا کرنے کے برابر ہوتی ہیں"

ہ" (2/127) میں اس سند سے بیان کیا ہے : "حدثنا يعلى، عن الأعمش، عن مجاهد"

م :

ہوا کہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عشا کی نماز کے بعد چار رکعات ادا کرنا ثابت ہے، تاہم ان چار رکعات کی فضیلت کے بارے میں تمام مرفوع روایات سخت قسم کی ضعیف ہیں، ان مرفوع روایات میں سب سے بہتر حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے جو کہ وہ بھی ضعیف ہے۔

ں بارے میں صحابہ و تابعین کے آثار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سلف صالحین ان پر عمل پیرا تھے، بلکہ ان کے ہاں یہ چار رکعات مشہور بھی تھیں؛ کیونکہ یہ چار رکعات کتاب و سنت کے دسیوں دلائل سے ثابت قیام اللیل میں شامل ہیں۔

یہ چار رکعات لیلۃ القدر میں قیام کرنے کے برابر ہیں تو اس بارے میں خاموشی اختیار کی جائے، چونکہ یہ فضیلت کعب الاحبار کی اپنی بات سے بھی منقول ہے اس لیے اس بارے میں خاموشی اختیار کرنا زیادہ ضروری ہے اس لیے کہ کعب الاحبار شرعی امور میں بہت زیادہ وسعت سے کام لیتے تھے اور اہل کتاب کی

نے کعب الاحبار سے یہ فضیلت سنی تو صرف اس اعتبار سے کہ اس کا تعلق ایسے فضائل اعمال سے ہے جن کے ثواب کی امید تو ہے لیکن عمل کرنے پر گناہ نہیں ہوگا، [کیونکہ یہ عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، صرف فضیلت ثابت نہیں ہے]

نیلت کو "حکمی مرفوع" کا درجہ دینے کے قائل تھے، جس سے اس فضیلت کو اپنانے اور دلیل بنانے کی راہ نکلتی ہے، البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

تہی

"سلسلہ احادیث ضعیفہ" حدیث نمبر : (5060)

لٰلہ اعلم.